پرستارانِ باطل اور پرستارانِ حق

......جن کاموں کا ذکر کیا گیا ہے' ان سب کے لیے مالی ذرائع درکار ہیں اور یہاں ان کا فقدان ہے۔ اتنے بڑے کاموں کے لیے جس اجتماعی اعانت کی ضرورت ہوتی ہے وہ نہ ہمیں اب تک بہم پہنچی ہے' نہ آئندہ اس کی توقع ہے' نہ ہم وہ تدبیریں اختیار کر سکتے ہیں جن سے وہ بہم پہنچا کرتی ہے' اور نہ ہمیں اُن لوگوں سے کسی مدد کی اُمید رکھنے کا کوئی حق ہے جن کا مقصدِ زندگی وہ نہیں ہے جو ہمارا ہے۔ چند اہل خیر ایسے ضرور ہیں جو ہماری درخواست کے بغیر محض حسبۃً للّٰہ کچھ نہ کچھ بھیجتے رہتے ہیں' مگر یہ اعانت اب تک کے جماعتی کاموں کے لیے بھی ناکافی تھی کجا کہ آئندہ جو کام پیشِ نظر ہیں ان کے لیے یہ کچھ بھی کفایت کر سکے۔ اس وقت تک جو کچھ بھی کام ہوا ہے وہ زیادہ تر جماعت کے بک ڈپو کی آمدنی سے ہوا ہے اور وہ بھی کچھ بہت زیادہ نہیں ہے کہ اس کے بل پر کام میں اتنی توسیع ہو سکے۔

اب اس کارِعظیم کے لیے جو ذرائع مطلوب ہیں ان کی بہم رسانی دو ہی صورتوں سے ممکن ہے۔ ایک یہ کہ جو لوگ جماعت اسلامی میں شریک ہوئے ہیں اور جو لوگ اس کے نصب العین سے ہمدردی رکھتے ہیں وہ اس راہ میں مالی قربانیاں کرنے کے لیے آمادہ ہو جائیں اور اُن باطل پرستوں سے سبق لیں جو آج اپنے باطل نظریات کا اقتدار قائم کرنے یا قائم رکھنے کے لیے کروڑوں پونڈ روزانہ آگ میں پھونک رہے ہیں--- ظاہر ہے کہ پرستارانِ باطل کی ان قربانیوں کے مقابلہ میں اگر پرستارانِ حق کچھ بھی قربانی نہ کریں اور اپنے ذاتی مفاد ہی کی پرستش کرتے رہیں تو قانونِ فطرت کے تحت یہ قطعی ناممکن ہے کہ ہمیں باطل کے مقابلہ میں اُس حق کو فروغ دینے میں کامیابی حاصل ہو جائے جس پر ہم ایمان لائے ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہماری جماعت میں جو لوگ کسی قسم کے صنعتی یا تجارتی کام کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں وہ یہاں آئیں اور اپنی قابلیتوں سے کام لے کر دولت پیدا کریں اور اس کا ایک حصہ اپنی ذات پر اور دوسرا حصہ اپنے مقصدِ زندگی کی خدمت پر صرف کریں۔ (''اشارات''، ابوالاعلیٰ مودودی، ترجمان القرآن' جلد ۲۰' عدد ۴' ربیع الآخر ۱۳۶۱ھ' جون ۱۹۴۲ء' ص ۷-۸)